رسائل و مسائل

شادی پر ویڈیو بنوانے سے انکار

سوال: میں الحمدللہ تحریکِ اسلامی سے وابستہ ہوں اور شرعی پردہ بھی کرتی ہوں۔ میری شادی عنقریب ہونے والی ہے۔ میرے گھر کا ماحول اسلامی ضرور ہے لیکن پھر بھی میرے گھر والے تصاویر اتروانا اور ویڈیو فلم بنوانا پسند کرتے ہیں۔ میری شادی میرے چچا کے بیٹے سے ہو رہی ہے۔ میرے چچا کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ میرے لیے یہ بات باعثِ پریشانی ہے کہ اب میں کیا کروں، جب کہ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ اگر کوئی کسی سے زیادتی کرے تو گناہ زیادتی کرنے والے کے سر جاتا ہے۔ میرے چچا بھی یہی کہتے ہیں کہ گناہ تو ہمارے ہی سر ہوگا۔ لیکن اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ میں کوئی کوشش ہی نہ کروں۔ پریشانی صرف میری شادی تک ہے۔ بعد میں وہ مجھے پردے کے حوالے سے کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن میرے لیے تو شادی پر بے پردہ ہونا بھی بہت بڑی بات اور اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے، جب کہ شادی کے معاملے میں میرے گھر والے اور چچا بات ماننے کو تیار نہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ نہ میری مووی بنے اور نہ میری تصویریں ہی اتاری جائیں۔ میرے تمام خاندان والے ایک طرف ہیں اور میں توکل علی اللہ ایک طرف ہوں۔ براہ مہربانی رہنمائی فرما دیجیے کہ اس سلسلے میں مجھے کیا انتہائی اقدام کرنا چاہیے اور شادی کے وقت اپنا چہرہ کتنا اور کس حد تک کھول سکتی ہوں؟

جواب: شادی کے موقع پر ویڈیو فلم (مووی) بنوانا غیر ضروری شغل ہونے کے علاوہ فحاشی اور عریانی کی اشاعت کا ذریعہ بھی ہے۔ شادی کے موقع پر دلہن بنی سنوری ہوئی ہوتی ہے اور جو خواتین شادی میں شرکت کرتی ہیں وہ بھی بن سنور کر آتی ہیں۔ ایسی صورت میں جو مووی بنے گی، اور دکھلائی جائے گی، اس کے نقصانات بہت زیادہ ہوں گے۔ ایسی مووی جب بنائی جاتی ہے تو اس وقت بھی منکرات کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اس موقع پر صرف دلہن ہی نہیں دوسری خواتین جو شادی میں شریک ہوتی ہیں، ان سب کی بھی مووی بنتی ہے، جو بے نقاب اور زرق برق لباس پہنے ہوتی ہیں، بعض نیم عریاں لباس میں بھی ہوسکتی ہیں، سب کی تصویر اس میں آئے گی۔ مرد و زن مخلوط ہوں، تو بیک وقت دونوں کی، اور الگ الگ ہوں تب بھی دونوں فلم میں یک جا ہوجائیں گے۔ مووی بنانے والا اور اس کے رفقا خواتین کی مجلس میں جائیں گے، ان کے مختلف پوز دیکھیں گے اور ان کا عکس لیں گے۔ گویا فلم کی تیاری میں بھی فحاشی اور عریانی ہے اور بعد میں جب اسے دکھایا جائے گا تب بھی محرم اور غیر محرم، تمام اسے دیکھیں گے اور ان میں جنسی جذبات اُبھریں گے اور اس کے نتیجے میں برائی کے میلانات پروان چڑھیں گے۔ یہ تو پہلی خرابی ہے۔

دوسری خرابی اس میں بے غیرتی اور بے حمیتی کو فروغ دینا ہے۔ ایک شوہر اپنی بیوی، اور ماں باپ اپنی بیٹی کو حسن و جمال کے مظاہرے کے لیے پیش کریں تو اس میں غیرت و حمیت کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

تیسری خرابی یہ ہے کہ ایک خاتون شادی کے موقع پر شرم و حیا کا پیکر ہوتی ہے۔ باکرہ خاتون کے بارے میں تو حدیث میں آتا ہے ''اس کا اِذن خاموشی ہے''۔ اس لیے کہ اس موقع پر اس کی زبان گنگ ہوتی ہے۔ وہ یہ لفظ اپنی زبان سے ادا نہیں کرسکتی کہ میری طرف سے نکاح کی اجازت ہے۔ ایسی صورت میں اس کی مووی بنانا اس کے شرم و حیا کے جذبات پر ظلمِ عظیم ہے۔

ایسے میں کسی خاتون کا یہ کہنا ہے کہ میں اپنی مووی نہیں بنواؤں گی، قابل قدر و تحسین ہے۔ اس کی یہ خواہش ایسی ہے کہ پورے خاندان اور ہونے والے شوہر کو اس کا پورا احترام کرنا چاہیے۔ معاشرے کو ایسی خواتین کی خواہش کی تکمیل کے لیے فضا پیدا کرنا چاہیے اور مووی بنانے کے رجحان کو روکنا چاہیے اور روکنے میں مدد دینا چاہیے۔ خود بچی کے والدین اور اقربا کو یہ سوچنا

چاہیے کہ وہ نکاح جیسی پاکیزہ اور بابرکت محفل کو فحاشی و عریانی اور غلط رجحانات کے فروغ اور دین کے واضح احکام کی نافرمانی کر کے منکرات کے مرتکب ہونے کی جرأت، خدا کے مقابلے میں کس حوصلے پر کر رہے ہیں! کیا ان میں خدا کے عذاب کا سامنا کرنے کی جرأت ہے؟ انھیں تو اپنی بچی کی اس خواہش پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیے اور خدا کا شکرادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے انھیں ایسی شرم وحیا اور سچے ایمان والی بچی سے نوازا ہے، چہ جائیکہ والدین اور بزرگ ایسی قبیح رسوم کی حوصلہ افزائی کریں۔ اگر دین دار گھرانے بھی ایسا کریں اور یہ روش عام ہو جائے تو ہماری اخلاقی اقدار کا کیا بنے گا؟ معاشرتی انحطاط کس تیزی سے وقوع پذیر ہوگا--- یہ بات بھی سوچنے کی ہے!

ایسی صورت میں اگر کوئی بچی اپنی اس شرعی خواہش کو کہ اس کی شادی کی مووی نہ بنائی جائے، اپنے والدین تک پہنچاتی ہے، انھیں قائل کرنے کی اور ہم نوا بنانے کی پوری کوشش کرتی ہے، سسرال والوں تک بھی اپنے جذبات اور آواز پہنچاتی ہے اور اس کے بعد بھی اگر وہ نہ مانیں، تو وہ حکمت و تدبیر اور ماں باپ کے آداب کو ملحوظ رکھ کر دھمکی بھی دے سکتی ہے کہ اگر مووی بنائی گئی تو وہ نکاح کی اجازت نہ دے گی۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی یہ دھمکی کارگر ہو جائے۔ البتہ ان ساری کوششوں کے باوجود اگر موقع پر مووی بنانے والے آجائیں تو ایسی صورت میں ایک حد تک رکاوٹ ڈالنے کی تدبیر کرے لیکن اگر شرم وحیا کے دائرے میں رہتے ہوئے اس کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو تو پھر نکاح میں رکاوٹ نہ ڈالے کیونکہ نکاح ایک ایسی سنت ہے جس پر عمل درآمد انتہائی ضروری ہے۔

موجودہ حالات میں اگر کسی بچی کو ٹھیک شریعت کے مطابق رخصت نہیں کیا جاتا اور اس میں مووی وغیرہ منکرات کا ارتکاب ہوتا ہے تو وہ رخصت ہوتے وقت انکار کر کے اپنے لیے مزید مشکلات پیدا نہ کرے۔ ایسی صورت میں اگر منکرات کا ارتکاب یا ان میں اضافہ ہوگا تو اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جنھوں نے اس کی اجازت دی، اور پورے معاشرے پر ہے۔ معاشرے کو چاہیے کہ وہ اسے روکے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اس کی سفارش کی ہے۔ اگر کھانوں کے رواج کو حکومت روک سکتی ہے تو مووی جیسی ناروا سرگرمی کو کیوں نہیں روک سکتی۔ اگر حکومت اس کے لیے تیار نہیں تو عوام کو چاہیے کہ وہ اس کے خلاف بھرپور آواز اٹھائیں۔ نیک

لوگوں کو ایسی شادیوں میں شامل ہونے اور علما کو نکاح پڑھانے سے انکار کر دینا چاہیے۔ اگر ایسا ہوگا تو اس برائی کا انسداد ہو جائے گا۔ واللّٰہ اعلم!

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے عزم اور جذبے کی جزا دے' آپ کے لیے آسانی پیدا کرے اور آپ کے اہلِ خاندان کے دلوں میں تبدیلی پیدا کر دے۔ (مولانا عبدالمالک)

اذان کے بعد کی دعا---ایک شبہہ

س: پاکستان ٹیلی ویژن پر نمازِ عشاء کی اذان کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے: ''اے اللہ! اس اذان کے بعد کھڑی ہونے والی نماز کے رب' تو محمد (ﷺ) کو وسیلہ' فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا''۔ ہم جو مقامِ رسالتؐ کی معرفت رکھتے ہیں تو کیا ہم گنہگاروں کو زیب دیتا ہے کہ ہم اللہ سے آپؐ کے لیے وسیلہ' فضیلت اور بلند درجے کی دعا کریں؟ کیا آج ۱۴۲۰ سال کے بعد حضورؐ کو مقامِ محمود نصیب نہیں ہوا؟ اور پھر ان سفارشات کے بعد ہم اللہ کو یہ بھی یاد دلا رہے ہیں کہ تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دعا توہینِ رسالتؐ ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس پر بصیرت افروز روشنی ڈال کر مجھے ممنون فرمایئے۔

ج: دراصل دعا کی حیثیت نہ صرف ایک درخواست کی ہے جو عموماً کسی ایسی چیز کی بابت کی جاتی ہے جس سے ہم محروم ہوں بلکہ دعا شکر اور احساسِ ممنونیت کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ گرمی کا موسم ہو یا سردی کا' ہم جب پیاس بجھانے کے لیے پانی پیتے ہیں تو شکر کے جذبات کے ساتھ بے ساختہ دعا زبان پہ آتی ہے کہ اس رب کی تعریف وحمد جس نے پینے اور کھانے کو دیا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

اذان کے بعد دعا کے حوالے سے آپ نے جو سوال اٹھایا ہے کہ کیا اس طرح ہم توہینِ رسالتؐ کے مرتکب ہوتے ہیں؟ یہ ایک دل چسپ الٹی منطق معلوم ہوتی ہے۔